66621 ـ بیوی کا رمضان میں عبادت کے لیے خاوند سے دور رہنا

سوال

رمضان المبارك ميں عبادت اور اللہ كا قرب حاصل كرنے ميں مشغول بيوى كا اپنے خاوند كے قريب جانے سے انكار كرنے كے بارہ ميں شرعى حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ماہ رمضان عبادت گزاروں كے ليے ايك عظيم موسم ہے كہ وہ عبادت زيادہ سے زيادہ كر كے اللہ كا قرب حاصل كريں، اور گنہگاروں كے ليے ايك عظيم موقع ہے كہ وہ اپنے گناہوں اور معاصى سے اجتناب كر كے اپنے مالك و پررودگار كے ساتھ تعلق كو مضبوط بنائيں، اور كثرت سے اطاعت كريں تا كہ وہ ايك نئى زندگى شروع كريں جس ميں گناہ و معصيت كى بجائے نيكى و بھلائى ہو.

احاديث ميں اس ماہ مبارك ميں روزے ركھنے اور اعتكاف كرنے اور قيام كرنے كى بہت سارى فضيلت وارد ہے، اسى طرح ماہ رمضان ميں ليلۃ القدر بھى پائى جاتى ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالى نے ايك ہزار راتوں سے بہتر بنايا ہے.

اس بنا پر اگر كوئى اس ماہ مبارك كو موقع غنيمت جان كر اپنے پروردگار كى اطاعت و فرمانبردارى ميں يكسو ہونا چاہتا ہے اور زيادہ عبادت كرنا چاہے تو اس پر انكار نہيں كرنا چاہيے، كيونكہ اس ماہ مبارك ميں نفس قرآن مجيد كى تلاوت كرنے اور اللہ و رحمن كى اطاعت و فرمانبردارى كرنے كے ليے تيار ہوتا ہے، چاہے مرد ہو يا عورت سب كے ہاں اللہ كى اطاعت كا جذبہ موجزن ہوتا ہے.

ابو ہريرہ رض اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى ايمان و احتساب يعنى اجروثواب كے حصول كى نيت سے ماہ رمضان ميں قيام كيا اس كے پچھلے سارے گناہ معاف كر دي جاتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (37) صحيح مسلم حديث نمبر (760).

دوم:

عورت كے ليے جاننا ضرورى ہے كہ يہ جاننا ضرورى ہے كہ خاوند كے اپنى بيوى پر بہت عظيم حقوق ہيں، اس ليے انہيں خاوند كے ان حقوق كو ديوار پر نہيں مارنا چاہيے، اور نہ ہى اس كے ليے ايسى عبادت كرنى چاہيے جو خاوند كے حقوق كے متعارض ہوں.

عبد اللہ بن اوفى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں محمد (صلى اللہ عليہ وسلم) كى جان ہے عورت اپنے پروردگار كے حقوق اس وقت تك ادا نہيں كر سكتى جب تك كہ وہ اپنے خاوند كے حقوق ادا نہ كرے، اور اگر خاوند اسے چاہے اور بلائے اور بيوى پالان پر بھى ہو تو يہ اسے خاوند كى بات ماننے كے ليے مانع نہيں "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1853) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر (1938) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

" القت " اونٹ كے ليے پالان " اس كا معنى يہ ہے كہ عورتوں كو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خاوند كى اطاعت پر ابھارا ہے، كہ عورت كے ليے اس حالت ميں بھى انكار كرنا جائز نہيں تو باقى حالات ميں كيسے جائز ہو گا ؟

ديكھيں: حاشية السندى ابن ماجہ.

خاوند كے عظيم حق كى بنا پر ہى كچھ عبادات كرنے سے قبل عورت كو حكم ديا گيا ہے كہ اس اپنے خاوند سے اجازت حاصل كرے، كيونكہ ہو سكتا ہے يہ خاوند كے حقوق كے ساتھ متعارض ہوں، ان ميں بعض نفلى عبادات درج ذيل ہيں:

- نفلى روزہ:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" خاوند كى موجودگى ميں كسى بھى عورت كے ليے خاوند كى اجازت كے بغير نفلى روزہ ركھنا جائز نہيں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4896) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ اس نفلی اور مندوب روزے پر محمول ہے جو کسی خاص زمن کے ساتھ معین نہیں، اور یہ نہی تحریم کے لیے ہمارے اصحاب کا یہی کہنا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ خاوند کو سب ایام میں بیوی سے استمتاع کا حق حاصل ہے، اور خاوند کا حق واجب اور فوری ہے اس سے یہ حق کسی نفلی اور مندوب چیز یا پھر ایسی واجب جو تاخیر پر واجب ہو کے ساتھ ختم نہیں کیا جا سکتا " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (7 / 115).

- مسجد میں جانا:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4940) صحیح مسلم حدیث نمبر (442).

سوم:

خاوند کو بھی اپنی بیوی کے بارہ میں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور وہ اس کی طاقت سے زیادہ اسے مکلف نہ کرے، کیونکہ دیکھا گیا ہے اکثر مرد حضرات بیوی کو دن کے وقت کھانے پکانے میں مصروف رکھتے ہیں، اور رات کو میٹھا بنانے میں، تو اس طرح بیوی کے دن و رات ضائع ہوتے ہیں، نہ تو وہ دن کے وقت نفلی روزے رکھنے کی فرصت پاتی ہے، اور نہ ہی رات کے وقت عبادت و قیام کی.

کیونکہ بیوی کا اپنے خاوند پر حق حاصل ہے کہ بیوی کو بھی اس ماہ مبارك میں اطاعت کرنے دی جائے، نہ تو خاوند اسے ماہ مبارك میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے منع کرے اور نہ ہی رات کو قیام کرنے سے، بلکہ اس سلسلہ میں انہیں پروگرام بنانا چاہیے تا کہ خاوند اور اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و عبادات کے حق میں تعارض نہ ہونے پائے، یہ تو نفلی عبادات میں ہے، لیکن فرضی عبادات میں خاوند کو بالکل روکنے کا حق حاصل نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی بیویوں کے ساتھ اس طرح حسن معاشرت کرتے تھے کہ جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے اور بیویوں کو عبادت و اطاعت پر ابھارتے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے اور راتوں کو بیدار رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی بیدار کرتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1920) صحیح مسلم حدیث نمبر (1174).

جب خاوند اور بیوی دونوں کو ہی ایك دوسرے کے حقوق کا علم ہو گا تو پھر غالب طور پر جھگڑا وغیرہ سے اجتناب رہتا ہے اور دونوں ہی راحت پاتے ہیں، اور جب انہیں علم ہو جائے کہ اس طرح کے مواقع تو ان کی زندگی میں بار بار نہیں آئینگے بلکہ بہت کم مواقع حاصل ہوتے ہیں تو وہ ماہ رمضان کے ایام و راتوں کو موقع غنیمت جانتے ہوئے عبادت میں مصروف رہیں گے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کرے، اور اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کا ممد و معاون ہو.

واللہ اعلم .